روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 25 ستمبر 2001ء 7 رجب 1422 ہجری - 25 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 218

زہریلی سازش کی ناکامی

جنگ خیبر کے موقع پر یہودیوں نے رسول اللہؐ کو زہر دے کر قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور ایک عورت کے ذریعہ سریع الاثر زہر ران کے گوشت میں ڈال کر حضورؐ کو بھجوایا۔ حضورؐ کو پہلا لقمہ لیتے ہی احساس ہو گیا جبکہ ایک اور صحابی اس زہر سے شہید ہو گئے۔ آنحضرتؐ نے یہودیوں سے فرمایا خدا تعالیٰ تمہاری تمام کوششوں کے باوجود میرے قتل کی توفیق نہیں دے گا۔ پھر آپ نے اس عورت سمیت تمام سازشیوں کو معاف فرما دیا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی حدیث نمبر 3918 السیرۃ المحمدیہ ص 329)

آنحضرت ﷺ کے لئے خدا تعالیٰ کی حفاظت کا وعدہ عظیم الشان انداز میں پورا ہوا

رسول اللہؐ نے فرمایا اے لوگو! چلے جاؤ کیونکہ خدا تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ سے عصمت کا وعدہ کیا جو ظاہری بھی ہے اور معنوی بھی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21۔ستمبر 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن 21 ستمبر 2001ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آنحضرت ﷺ کے لئے خدا تعالیٰ کی حفاظت کا وعدہ اور اس کے عظیم الشان انداز میں پورا ہونے کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ جمعہ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل نے بیت الفضل سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا۔ اس کے ساتھ کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

خطبہ کے آغاز میں حضور انور نے سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 68 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا۔ اس آیت کریمہ میں جو آنحضرت ﷺ سے عصمت کا وعدہ ہے وہ ظاہری وعدہ بھی ہے اور روحانی وعدہ بھی ہے۔ عصمت کا ظاہری معنی یہ ہے کہ جسم کو ہر قسم کے خطرات سے محفوظ کرنا اور غیر معمولی حالات میں معجزانہ طور پر حفاظت فرمانا۔ اور دوسرا مطلب ہے عصمت معنوی یعنی الزامات جو دشمن لگاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے بری الذمہ ثابت فرما دے گا۔ اس کے بعد حضور انور نے خدا تعالیٰ کی آنحضور ﷺ کی حفاظت کے بارہ میں مختلف روایات بیان فرمائیں یہ وعدہ مختلف اوقات میں بڑی شان سے پورا ہوتا رہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آنحضور ﷺ کی حفاظت کی جاتی تھی مگر جب خدا تعالیٰ کی حفاظت کے وعدے والی آیت نازل ہوئی تو آپؐ نے اپنا سر خیمے سے باہر نکالا اور فرمایا اے لوگو! چلے جاؤ کیونکہ خدا تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضور انور نے آنحضور ﷺ کی حفاظت کے دیگر واقعات کے علاوہ سفر ہجرت کے بعض واقعات بھی بیان فرمائے جن میں اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ اور آپؐ کے ساتھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی معجزانہ طور پر حفاظت و نصرت فرمائی۔ ایک یہودیہ نے آنحضور ﷺ کو زہریلے گوشت کا تحفہ بھجوایا مگر خدا تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی اور آنحضور ﷺ نے اس عورت کو معاف فرما دیا اور استفسار فرمایا کہ اس نے ایسا کیوں کیا تو اس نے جواب دیا اگر آپ سچے نبی ہیں تو میرا یہ فعل آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ اس کے بعد حضور انور نے جنگ حنین کے موقع پر دشمنوں سے آنحضور ﷺ کی حفاظت کے بعض واقعات بھی بیان فرمائے۔

حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے بعض واقعات بھی ارشاد فرمائے جن میں خدا تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ حضور انور نے سیالکوٹ میں ہونے والے اس واقعہ کا بھی ذکر فرمایا جس میں خدا تعالیٰ نے آپ کی آسمانی بجلی سے حفاظت فرمائی۔ اسی آسمانی بجلی نے ہندوؤں کے ایک مندر کو جلا ڈالا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے بھی حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا جو آپ کی زندگی میں بڑی شان سے پورا ہوا۔ اس سلسلہ میں دیگر واقعات کے ساتھ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات بھی بیان فرمائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ یاد رہے کہ پانچ موقعے آنحضورؐ کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے۔ اگر آپ خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک ہو جاتے ایک تو وہ موقع تھا جب کفار نے آنحضرتؐ کے گھر کا محاصرہ کیا اور قتل کا ارادہ کیا، دوسرا وہ جبکہ کافر لوگ اس غار پر پہنچ گئے جہاں آپ موجود تھے، تیسرا وہ کہ جب احد کی لڑائی میں آپ اکیلے رہ گئے، چوتھا وہ جب ایک یہودیہ نے آپ کو گوشت میں زہر دے دی تھی، اور پانچواں وہ جب خسرو پرویز شاہ فارس نے آپ کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا۔ پس آنحضرتؐ کا ان تمام پرخطر موقعوں سے نجات پانا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صادق تھے اور خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ تھا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے اپنے پانچ مواقع کا بھی ذکر فرمایا جن میں آپ کی جان اور عزت خطرے میں پڑ گئی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق آپ کی خاص حفاظت فرمائی۔

عہدیداران تحریک جدید کے لئے قیمتی نصائح

"میں ان کارکنوں کو جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بڑے ثواب کا موقع دیا ہے وہ بھی بیدار ہوں۔ اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں انہیں خدا تعالیٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقع عطا کیا ہوا ہے کیونکہ وہ اس چندہ میں خود بھی شامل ہوئے اور دوسروں سے بھی چندہ وصول کرتے ہیں پس انہیں صرف اپنے چندہ کا ہی ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں سے چندہ وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے...... اسی طرح تحریک جدید کا جو کارکن اپنا چندہ ادا کرنے کے علاوہ دس آدمیوں سے چندہ وصول کر کے بھجواتا ہے اسے ان دس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو بیس آدمیوں سے چندہ وصول کر کے بھجواتا ہے اسے ان بیس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازوں کو اس طرح کھول رکھا ہے تو جو شخص اب بھی سستی سے کام لیتا ہے اس کی حالت کس قدر افسوسناک ہے"

(ارشاد حضرت مصلح موعود) المصلح 13۔جنوری 53ء)

ڈینٹل سرجن کی آمد

مورخہ 24 ستمبر تا 30 ستمبر 2001ء مکرم ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ڈینٹل سرجن فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ اور علاج کریں گے۔ ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

گلشن احمد نرسری

گلشن احمد نرسری میں سبزیوں کے بیج، موسمی پھولوں کی پنیریاں، سدا بہار پودے اور نرسری کے تمام آلات مثلاً رمبا، کسّی، کھرپہ درانتی وغیرہ رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

(نگران گلشن احمد نرسری ربوہ)

خطبہ جمعہ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت ہمیشہ دنیا میں پھیلتی چلی جائے گی

صحابہ رسولؐ نے شدید محبت کی وجہ سے اپنی گردنیں بھیڑ بکریوں کی طرح قربان کر دیں

(قرآن مجید کی مختلف آیات کے حوالہ سے صفت رحمانیت کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 13 جولائی 2001ء بمطابق 13 وفا 1380 ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس سے پہلے بھی میں بیان کر چکا ہوں کہ سورۃ مریم میں جتنا لفظ رحمان استعمال ہوا ہے خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا اتنا ذکر کسی دوسری سورۃ میں نہیں۔ باقی سب سورتوں میں رحمان کا لفظ ملا کر بھی اس سے تو شاید زیادہ ہو لیکن بہت زیادہ نہیں، جو اکیلا سورۃ مریم میں استعمال ہوا ہے۔ اور پہلے بھی میں نے پچھلے خطبہ میں سورہ مریم کے تعلق میں رحمانیت کا ذکر کیا تھا آج بھی اس کا بہت سا حصہ اسی مضمون پر مشتمل ہے۔

سورۃ مریم کی تین آیتیں ہیں نمبر 91 تا 93۔ (-) اب دیکھئے دو دفعہ ان تین آیتوں کے اندر رحمٰن کا ذکر ہے۔ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ لرزتے ہوئے گر پڑیں کہ انہوں نے رحمان کے لئے بیٹے کا دعویٰ کیا حالانکہ رحمٰن کے شایان شان نہیں کہ وہ کوئی بیٹا بنائے۔ اب رحمان کے لئے کیوں شایان شان نہیں؟ اس لئے کہ رحمانیت نے تو سب دنیا کو بن مانگے دیا ہے تو وہ اپنے لئے بیٹا کیوں لے۔ رحمانیت کے نتیجہ میں تو ساری کائنات وجود میں آئی ہے تو اس کو اپنے لئے بیٹے کی ضرورت کیا ہے۔ یہ نہایت ہی احمقانہ خیال ہے جو عیسائیوں نے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا ہے اور چونکہ عیسائیت کے ساتھ تعلق ہے اس لئے سورۃ رحمٰن میں بکثرت اس کی تکرار ہوئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ترجمہ یہ ہے: ''قریب ہے کہ آسمان چور چور ہو جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ذرہ ذرہ ہو کر گر پڑیں کہ وہ رحمان کا بیٹا پکارتے ہیں۔'' حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی کتاب ہے تصدیق براہین احمدیہ اس سے یہ لیا ہے۔

پھر ضمیمہ اخبار بدر قادیان میں یہ عبارت ہے 19/مئی 1910ء میں:

''تکاد السمٰوٰت: یہ پیشگوئی ہے اور ایسے زلازل اس زمانہ میں یسوع پرستوں کے جزائر پر بالخصوص آئے''۔ اور اگر آپ زلازل کی تاریخ پر غور کریں تو واقعۃً جس کثرت سے یسوع پرستوں کے ملکوں میں زلازل آتے ہیں ویسے اور کہیں نہیں آئے۔ صرف امریکہ ہی کی تاریخ لے لیں زلازل کی تو آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ فرمایا: ''یہ پیشگوئی ہے اور ایسے زلازل یسوع پرستوں کے جزائر پر بالخصوص آئے ہیں۔

ھدّا: سخت۔ آسمان سے وہ عذاب ہے جو اٹل ہو''۔

پھر تصدیق براہین احمدیہ میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا یہ حوالہ ہے ''اور رحمٰن کو سزاوار نہیں کہ بیٹا اختیار کرے کیونکہ سب جو آسمان و زمین میں ہیں، رحمان کے حضور بندہ بن کر آنے والے ہیں''۔

(تصدیق براھین احمدیہ - صفحہ 11)

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود کا بھی ایک حوالہ اسی مضمون کی وضاحت کے لئے پیش کرتا ہوں۔ ''یہودیوں کی شرارتیں اور شوخیاں اسی حد تک ہیں کہ ان کی سزا اسی دنیا میں دی جا سکتی تھی''۔

اب دیکھ لیں یہود کے متعلق بار بار (مغضوب علیھم) کا ذکر جو آیا ہے تو اس دنیا میں کثرت کے ساتھ یہود کی سزاؤں کا ذکر ہے۔ جو یہود نے اپنے لئے سامان تیار کئے جن کے ردعمل میں بڑی سخت سزائیں یہود کو دی گئیں۔ نازی جرمنی اس بات کی گواہ ہے کہ سارے مظالم جو یہود پر کئے گئے خود یہود ہی نے تیار کئے تھے اور وہ اللہ کے غضب کے نیچے بھی آئے اور بندوں کے غضب کے نیچے بھی آئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ شوخیاں تو ایسی تھیں کہ جن کا اس دنیا میں سزا کے طور پر ذکر ضروری تھا اور ذکر کیا گیا اور یہ سزا اور ہوتی چلی گئی اور آئندہ بھی ہوتی چلی جائے گی۔

''لیکن ضالین کی سزا یہ دنیا برداشت نہیں کر سکتی کیونکہ ان کا عقیدہ ایسا نفرتی عقیدہ ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (-) یعنی ایک ایسا برا کام ہے جس سے قریب ہے کہ زمین آسمان پھٹ جائیں اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ غرض یہودیوں کی چونکہ سزا تھوڑی تھی اس لئے ان کو اسی جہان میں دی گئی اور عیسائیوں کی سزا اس قدر سخت ہے کہ یہ جہان اس کی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے ان کی سزا کے واسطے دوسرا جہان مقرر ہے''۔

(الحکم جلد 12- نمبر 2- بتاریخ 6 جنوری 1908ء صفحہ 4)

اب سورۃ مریم ہی کی دو آیات ہیں جن میں رحمٰن کا ذکر ہے یقیناً آسمانوں اور زمین میں کوئی نہیں مگر وہ رحمان کے حضور ایک بندہ کے طور پر حاضر ہوں گے۔ تو پھر رحمان کو بیٹا بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس نے یقیناً ان کا احاطہ کیا ہوا ہے اور انہیں خوب گن رکھا ہے۔ 'گن رکھا ہے' سے مراد کون لوگ ہیں۔ اس سے مراد وہ مشرک عیسائی ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے اوپر یہ بہتان باندھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا احاطہ بھی کیا ہوا ہے۔ وہ اس دنیا میں بھی سزا پائیں گے اور آخری دنیا میں بھی ان کے لئے سزا مقرر ہے۔ اس گھیرے کو توڑ نہیں سکتے۔ احاطہ کا مطلب ہے چاروں طرف سے اس کو گھیرا ہوا ہے۔

اور اس وقت بھی دنیا میں جو بڑی جنگیں آئی ہیں یہ عیسائی دنیا سے تعلق رکھتی ہیں۔ تمام عیسائی مملکتوں میں جنگ عظیم اول اور جنگ عظیم ثانی میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ کتنا تہلکہ مچا اور عیسائیوں نے ہی خود عیسائیوں کو کاٹا اور صرف عیسائیت کی وجہ سے دنیا میں بہت سخت اضطراب پیدا ہوا ہے۔ تو زمین و آسمان کے پھٹنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ اس دنیا میں ہی وہ آپس میں پھٹ پڑیں گے اور ان کا آسمان پھٹے گا، ان کے ساتھ ہی ان کی زمین بھی پھٹ جائے گی۔ اب اس پہلو سے عیسائیوں کے لئے ایک بہت بڑا عذاب اسی دنیا میں مقدر ہے لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں یہیں کافی نہیں، آخری دنیا میں بھی ان کے لئے خاص سزا مقرر ہے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اس ضمن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا پھر یہود کے لئے آخری دنیا میں سزا مقدر نہیں ہو گی۔ یہ ایک مشکل سوال ہے جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں۔ یہ میں کہہ سکتا ہوں اتنی سزا نہیں ہوگی جتنی عیسائیوں کے لئے ورنہ یہود کے لئے بھی ضرور آخری دنیا میں کوئی سزا مقرر ہوگی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''زمین' آسمان میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو مخلوق اور بندۂ خدا ہونے سے باہر ہو''۔

(براهين احمديه- حصه چهارم - صفحه 437- بقيه حاشيه در حاشيه نمبر 3)

پھر سورۃ مریم ہی میں نمبر 97 آیت میں ہے یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان کے لئے رحمان محبت پیدا کردے گا۔

اب سوال یہ ہے کہ ان کے لئے محبت کیسے پیدا ہوگی جو رحمان خدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے متعلق بعض روایتیں ایسی ہیں جو عجیب لگتی ہیں مگر حقیقت میں وہ اسی طرح ہیں جس طرح بیان کیا گیا ہے یعنی آسمان پر اللہ پہلے اپنی محبت کا اعلان کرتا ہے گویا جبریل کو کہتا ہے کہ میرا فلاں بندہ مجھے پیارا ہے تم اس سے پیار کرو۔ پھر جبریل سب جگہ' چونکہ سب سے بڑا فرشتہ ہے' وہ اعلان کرتا ہے کہ میرے اللہ کو فلاں شخص پیارا ہے تو سب دنیا اس سے محبت کرے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سب دنیا تو اس سے محبت نہیں کرتی' بڑے بڑے ظلم کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دیکھ لیں کہ سب سے زیادہ پیارے بندے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے پھر بھی آپؐ سے اس زمانہ میں محبت کرنے کی بجائے بڑی شدید دشمنی کی گئی۔ تو اس کا ایک حل تو یہ ہے اور یہی مناسب حل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت دنیا میں بڑھتی چلی جانی تھی۔ اور آئندہ بھی بڑھتی چلی جائے گی۔ پس وہ محبت جس کا اعلان فرشتوں کی دنیا میں کیا گیا اس محبت کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کی کثرت کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت ڈالی جائے گی (-)

تو محبت اگرچہ اس وقت تو معلوم نہیں ہوتی تھی جب ابتداء میں آپ نے دعویٰ کیا لیکن یہ محبت ایک بڑھنے والی چیز تھی جو بڑھتی چلی جانی تھی۔

ہماری دعا ہے اور خصوصاً احمدیوں کے لئے میری دعا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت احمدیوں کے بڑھنے سے دنیا میں بہت ترویج پائے گی مگر یہ محبت میانہ روی کی محبت ہونی چاہئے۔ ایسی محبت جس کے نتیجہ میں دنیا سے محبت کی جائے' نہ کہ نفرت کی جائے۔ (-) اور جہاں جہاں احمدیت کا غلبہ ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ سلم کی سچی محبت بڑھتی چلی جائے گی۔

اب اس ضمن میں دو حدیثیں پڑھتا ہوں کہ کیا ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرنے لگتا ہے تو جبریل کو پکارتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت کر۔ جبریل اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ پھر جبریل آسمان والوں میں اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ اس پر اہل آسمان اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں پھر اس کی مقبولیت اہل زمین کے دلوں میں ڈالی جاتی ہے۔

(صحيح مسلم كتاب الادب باب ؟ لمقة من الله تعالىٰ)

اہل آسمان اس سے جو محبت کرتے ہیں اس سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ ہی میں جو آسمانی لوگ تھے یعنی وہ صحابہ جو حقیقتاً دنیا میں رہتے ہوئے بھی آسمانی تھے ان کے دل میں اتنی شدید محبت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ انہوں نے اپنی گردنیں بھیڑوں بکریوں کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں پیش کر دیں اور ایسا عجیب نظارہ دنیا نے دیکھا ہے کہ اس نظارہ کی کوئی مثال دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ پس محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جو اصلی اور سچی محبت تھی وہ صحابہ ہی کے زمانہ میں تھی اور وہی محبت اب ہم نے پیدا کرنی ہے اللہ کے فضل کے ساتھ۔ انشاء اللہ تعالیٰ احمدیت کا نفوذ جوں جوں دنیا میں پھیلے گا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت پھیلتی چلی جائے گی۔

اب اس کے ساتھ ناراضگی کا بھی ایک مسئلہ ہے۔ فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی سے ناراض ہو جاتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں شخص سے ناراض ہوں۔ چنانچہ جبریل آسمان میں اعلان کر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے ناراض ہے۔ پھر اہل زمین کے دلوں میں اس شخص کے بارہ میں اظہار ناراضگی وارد ہونے لگتا ہے۔

(ترمذی ابواب التفسير سورة مريم زير آيت 97)

(-) سنن الترمذی میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اسے اہل دنیا سے اس طرح محفوظ کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی استعمال کر کے بیماری سے بچاتا ہے۔

(سنن ترمذی كتاب الطب باب ماجاء فی الحمية)

اب محفوظ کیسے کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی دیکھ لیں تیئس سالہ عرصہ میں آپؐ پر قرآن نازل ہوا۔ جب تک قرآن مکمل نہیں ہو گیا تمام تعلیمات سو فیصد اپنی تکمیل کو نہیں پہنچیں اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے شر سے محفوظ رکھا حالانکہ وہ شر ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھا۔ یہود نے بھی اپنی نفرت کی انتہا کر دی' مشرکین نے بھی اپنی نفرت اور ظلم کی انتہا کر دی مگر ایک بھی ایسا موقع نہیں آیا کہ ان کی نفرت اس حد تک غالب ہونے دی جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو زندہ رکھا یہاں تک کہ قرآن اپنی تکمیل کو پہنچا۔

حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات میں اب آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس میں حضرت مسیح موعود کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ ایک ہے ''(-)'' اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی یعنی تیرے دل میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنی محبت پیدا کی۔ (-) میں نے تجھے چن لیا اور اپنی محبت تیرے پر ڈال دی۔ اب محبت تیرے پر ڈال دی کا ترجمہ حضرت مسیح موعود ہر جگہ فرماتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب آگے پھر بھی یہی آئے گا کہ محبت خدا نے الٹ دی ہے جس طرح انڈیلی جاتی ہے محبت اس طرح محبت انڈیلی جاتی ہے۔ (افرغ علينا صبرا) جس طرح ہم دعا کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی محبت جس کے دل میں ڈالے وہ انڈیل دیتا ہے اس کو۔ (-) پھر ترجمہ یہی ہے کہ میں نے اپنی محبت کو تجھ پر ڈال دیا۔ پھر ایک الہام ہے (-) اس کا ترجمہ حضرت مسیح موعود نے تو نہیں فرمایا حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا ترجمہ یہ ہے میں رحمان ہوں تو مجھے تلاش کرے گا تو ضرور پالے گا۔

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ مریم کی آیت (-) کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد (ودا) کے بارہ میں مفسرین کے دو قول ہیں۔ پہلا قول اکثر محدثین کا ہے جو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عنقریب ان کے دلوں میں ان کی خاطر محبت پیدا کر دے گا۔ ان کی محبت کی عدم موجودگی کے باوجود اور ایسے اسباب کے ظہور پذیر نہ ہونے کے باوجود جن سے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے یعنی قرابت داری کی وجہ سے یا دوستی کی وجہ سے یا حسن سلوک کی وجہ سے۔ اور اس مودت اور محبت کی اختراع اور ابتدا اولیاء اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور کرامت خاص ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے دشمنوں کے دلوں میں ان کا رعب اور ہیبت ڈالتا ہے اسی طرح ان کے مقام کو واضح کرنے کے لئے مومنوں کے دل میں ان کی محبت ڈال دیتا ہے۔ آگے (س) کا لفظ ہے (سيجعل) ضرور ڈال دے گا۔

تو حضرت امام رازیؒ نے یہ بہت لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے کہ دیکھو یہ سورۃ مکی ہے جو کہ مظالم کا دور تھا اور مظالم اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ اس دور میں بھی (س) کا مطلب ہے عنقریب بہت دیر نہیں گزرے گی ابھی کہ ان لوگوں کے دلوں میں محبت ہوگی۔ قرآن کریم کی ایک سورۃ میں جس کی کئی دفعہ میں تلاوت بھی کرتا ہوں اس میں بھی یہ بات مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی جان کے دشمن تھے جو لوگ وہ (حميم) بنا دئے جائیں گے یعنی گہرے دوست۔ یعنی جان کے دشمن لوگ جان نثار دوستوں میں تبدیل کر دئے جائیں گے۔ یہ ایک پیشگوئی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانہ میں ہی پوری ہوئی اور اس کو انتظار کے لئے کسی اگلے زمانہ کی ضرورت نہیں تھی۔ اس لئے فرماتے ہیں (س) کا مطلب ہے عنقریب یعنی بہت دیر نہیں لگے گی کہ تیری محبت تو خود دیکھ لے گا کہ ان کے دلوں میں ڈالی گئی ہے۔

(ودا) کے سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک نکتہ بیان فرمایا ہے کہ دیکھو ہم

خدا کی خاطر جب کسی دوست کو چھوڑتے ہیں تو بے یار و مددگار نہیں رہ جاتے۔ اللہ ہمیں ان سے بہتر دوست عطا کر دیتا ہے۔ اب یہ ایسے عارف باللہ کی باتیں ہیں جن کا حال اور قال ایک ہی تھا۔ ان کے دل پر وہی گزرتا ہے جو زبان پر آتا تھا اور تجربہ سے یہ جانتے تھے کہ جب بھی انہوں نے کسی دوست کو خدا کی خاطر چھوڑا ہے تو اللہ نے اس سے بہتر دوست ان کو عطا فرما دیا۔

اب سورۃ مریم میں جو رحمان کے تذکرے چل رہے تھے وہ ختم ہوئے۔ اب سورۃ طٰہٰ کی آیت 6 اور 7 آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ سورۃ طٰہٰ بھی سورۃ مریم کے تابع ایک سورۃ ہے مگر یہ لمبا مضمون ہے اس کی وضاحت میں غالباً کسی اور جگہ کر چکا ہوں۔ یہاں اتنا کافی ہے کہ سورۃ طٰہٰ میں یہ آیت ہے (-) کہ رحمٰن ہے جو عرش پر متمکن ہوا۔ رحمان۔ وہ عرش پر متمکن ہوا۔ اسی کے لئے ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور وہ بھی جو زمین کی گہرائیوں میں ہے۔

اب رحمان کے عرش سے مراد سب سے زیادہ بلندی ہے اور (تحت الثرى) سے مراد سب سے بڑی گہرائی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے نہ بلندی خالی ہے وہ ہر طرف ہے۔ جس طرف بھی منہ کرو ادھر خدا کو پاؤ گے۔ تو (الرحمٰن) ہے یہ جو آسمان پر بھی بلند ہوا اور گہرائیوں میں بھی۔ اس سے زیادہ گہرائی اور کہیں آپ کو نظر نہیں آئے گی۔ ہر جگہ رحمٰن کے جلوے دیکھو گے۔ اس پہلو سے آپ دیکھیں کہ رحمان کے جلوے کائنات میں ہر جگہ ظاہر ہو رہے ہیں چاند سورج سے علاوہ کائنات کے آغاز سے ہی رحمان کے جلوے ظاہر ہو رہے ہیں۔ جتنے سمندر کے جانور غذا حاصل کرتے ہیں ان کی قوت کا سامان ہے وہ سارے رحمانیت کے نتیجہ میں ایسا کرتے ہیں کیونکہ کسی عمل کی جزا تو ان کو نہیں دی جا رہی۔

حضرت مسیح موعود نے عرش کی ایک بہت لطیف تفسیر فرمائی ہے کہ عرش ہے کیا چیز۔ فرماتے ہیں: ''خدا رحمان ہے جس نے عرش پر قرار پکڑا۔ قرار پکڑنے سے یہ مطلب ہے کہ اس نے انسان کو پیدا کر کے بہت سا قرب اپنا اس کو دیا مگر یہ تمام تجلیات مختص الزمان ہیں یعنی تمام تشبیہی تجلیات اس کی کسی خاص وقت میں ہیں جو پہلے نہیں تھیں''۔ اب تجلیات مختص الزمان ہیں مگر اللہ مختص الزمان نہیں ہے یہ ایک باریک نکتہ ہے جس کو سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ اپنی اعلیٰ صفات کے ساتھ دنیا سے منزہ ہے۔ مگر بندہ کے ساتھ اس کا جو سلوک ہے وہ عارضی ہوتا ہے اور بدلتا رہتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ اللہ بدلتا ہے۔ اس لئے کہ بندے بدلتے رہتے ہیں۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ کا بندوں سے سلوک مختلف وقتوں میں مختلف ہوتا چلا جاتا ہے جو خدا کی تبدیلی کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ بندوں کی تبدیلی کو ظاہر کرتا ہے تو اس لئے فرمایا وہ تجلیات مختص الزمان ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ جب اپنی تجلیات ظاہر کرتا ہے تو وہ زمانہ سے مخصوص ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات زمانہ کے ساتھ مخصوص نہیں۔

''ازلی طور پر قرارگاہ خدا تعالیٰ کی عرش ہے جو تنزیہہ کا مقام ہے کیونکہ جو فانی چیزوں سے تعلق کر کے تشبیہ کا مقام پیدا ہوتا ہے وہ خدا کی قرارگاہ نہیں کہلا سکتا وجہ یہ ہے کہ وہ معرض زوال میں ہے''۔ یعنی انسان سے جو تعلق ہے وہ اس لئے خدا کا تنزیہی مقام نہیں ہے کہ بندہ کے بدلنے سے جیسے میں پہلے بیان کر چکا ہوں تبدیل ہوتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات غیر مبدل ہے۔ ''اور ہر ایک وقت میں زوال اس کے سر پر ہے۔ خدا کی قرارگاہ وہ مقام ہے جو فنا اور زوال سے پاک ہے۔ پس وہ مقام عرش ہے''۔ جو ہر قسم کی فنا اور تبدیلی سے پاک ہے اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ نے تمام اجرام سماوی و ارضی پیدا کر کے پھر اپنے وجود کو وراء الوریٰ مقام میں مخفی کیا۔ وراء الوریٰ مقام کیا ہے۔ اس کا نام ہے عرش ہے۔ جس کا نام عرش ہے اور یہ ایسا نہاں در نہاں مقام ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی چار صفات ظہور پذیر نہ ہوتیں جو سورۃ فاتحہ کی پہلی آیات میں ہی درج ہیں تو اس کے وجود کا کچھ پتہ نہ لگتا''۔

اب آپ دیکھ لیں سورۃ فاتحہ کی جو چاروں صفات ہیں وہی مظہر ہیں اللہ تعالیٰ کی ورنہ خدا تعالیٰ کا وجود عرش میں مخفی ہوتا اور کسی انسان کو کبھی دکھائی نہ دیتا۔ ''یعنی ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت، مالک یوم الجزا ہونا۔ سو یہ چاروں صفات استعارہ کے رنگ میں چار فرشتے خدا کی کلام میں قرار دئے گئے ہیں''۔ یہ جو چار فرشتے قرار دئے گئے ہیں یہ استعارہ ہے، یہ فرشتے ظاہری طور پر نہیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں جو استعارہ کے رنگ میں چار فرشتے قرار دیئے گئے ہیں۔

''جو اس کے عرش کو اٹھا رہے ہیں''۔ یعنی ان صفات پر خدا تعالیٰ کا عرش قائم ہے۔ ان صفات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ذات بندہ پر ظاہر ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے کہنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا عرش ان پر قائم ہے۔ ''ورنہ خدا کی شناخت کے لئے اور کوئی ذریعہ نہ تھا''۔ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 279 حاشیہ) اگر یہ نہ ہوتا کہ صفات نہ ہوتیں تو خدا کی شناخت کوئی انسان نہیں کر سکتا تھا۔

پھر حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ اپنے تنزہ کے مقام میں یعنی اس مقام میں جبکہ اس کی صفت تنزہ اس کی تمام صفات کو روپوش کر کے اس کو وراء الوراء اور نہاں در نہاں کر دیتی ہے''۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا تنزہ جو ہے وہی اس کا عرش ہے۔ یعنی پوری طرح بنی نوع انسان کی نظر اور عقل اور فہم کی پہنچ سے وہ بالا ہو جاتا ہے۔ ''جس مقام کا نام قرآن شریف کی اصطلاح میں عرش ہے تب خدا عقول انسانیہ سے بالاتر ہو جاتا ہے اور عقل کو طاقت نہیں رہتی کہ اس کو دریافت کر سکے۔ تب اس کی چار صفتیں جن کو چار فرشتوں کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جو دنیا میں ظاہر ہو چکی ہے اس کے پوشیدہ وجود کو ظاہر کرتی ہیں۔

اول ربوبیت جس کے ذریعہ سے وہ انسان کی روحانی اور جسمانی تکمیل کرتا ہے۔ چنانچہ روح اور جسم کا ظہور ربوبیت کے تقاضا سے ہے اور اسی طرح خدا کا کلام نازل ہونا اور اس کے خارق عادت نشان ظہور میں آنا ربوبیت کے تقاضا سے ہے۔

دوم خدا کی رحمانیت جو ظہور میں آ چکی ہے یعنی جو کچھ اس نے بغیر پاداش اعمال بے شمار نعمتیں انسان کے لئے میسر کی ہیں یہ صفت بھی اس کے پوشیدہ وجود کو ظاہر کرتی ہے۔

تیسری خدا کی رحیمیت ہے اور وہ یہ کہ نیک عمل کرنے والوں کو اول تو صفت رحمانیت کے تقاضا سے نیک اعمال کی طاقتیں بخشتا ہے اور پھر صفت رحیمیت کے تقاضا سے نیک اعمال ان سے ظہور میں لاتا ہے''۔ یعنی نیک اعمال کی توفیق جو بخشتا ہے یا رحمانیت کا اثر ہوتا ہے اور اس توفیق کو پھر بار بار اس توفیق کے مطابق ان کو نیک اعمال کرنے کی جو توفیق ملتی چلی جاتی ہے یہ بار بار رحم کرنا رحیمیت کے تابع ہوتا ہے۔

''چوتھی صفت (مالك يوم الدين) ہے۔ یہ بھی اس کے پوشیدہ وجود کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ نیکوں کو جزا اور بدوں کو سزا دیتا ہے''۔ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ بالآخر نیکوں کے نیک اعمال اور بدوں کے بد اعمال کے نتائج مترتب فرماتا ہے۔ ''یہ چاروں صفتیں ہیں جو اس کے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں یعنی اس کے پوشیدہ وجود کا ان صفات کے ذریعہ سے اس دنیا میں پتہ لگتا ہے اور یہ معرفت، عالم آخرت میں دو چند ہو جائے گی گویا بجائے چار کے آٹھ فرشتے ہو جائیں گے۔

(چشمہ معرفت صفحہ 266، 267)

اب یہ مضمون جو ہے چار اور آٹھ کا یہ بہت گہرا مضمون ہے اور اس کی تفصیل میں جانا اس وقت میرے لئے ممکن نہیں ہے مگر میں اتنا عرض کر دیتا ہوں کہ دنیا میں بھی جو کائنات قائم ہے، زندگی قائم ہے اس کو کاربن بیسڈ لائف (Carbon Based Life) کہا جاتا ہے اور کاربن بیسڈ لائف اس زندگی کو کہتے ہیں جس کی جیسا کہ کاربن کی چار ویلنسیز (Valancies) ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ نے زمین کے فرشتوں کو بھی چار صفات سے بخشا ہے تو کاربن بیسڈ لائف اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنی چار ویلنسیز کے ذریعہ ارد گرد سے تعلق رکھتی ہے۔

اب آپ انسان پر غور کر کے دیکھ لیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی چار صفات کے ذریعہ ہی ایک دوسرے سے منسلک ہے ان کے علاوہ کوئی بھی ایسی صفت نہیں جو انسان کو دوسرے انسانوں سے منسلک کر سکے۔ تو قیامت کے دن یہ صفات آٹھ میں تبدیل ہو جائیں گی یعنی انسان زیادہ قرب سے اپنے اللہ کو دیکھے گا اور وہ صفات جو اس دنیا میں چار دکھائی دیتی تھیں وہاں ان کو دگنی یعنی آٹھ دکھائی دیں گی۔

بعض بچے اور عورتیں شکایت کرتی ہیں کہ ہمیں مضمون کی پوری سمجھ نہیں آ رہی۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ میں اپنی طرف سے پوری کوشش کرتا ہوں۔ یہ مضمون ہی ایسا لطیف ہے کہ اس کو سمجھانا بہت مشکل ہے۔ میں مثالوں کے ذریعہ کچھ ظاہر کرتا رہتا ہوں اور مزید جو صاحب علم ہیں ان کو چاہئے کہ اپنے بچوں پر اور اپنی بیویوں وغیرہ پر اس مضمون کو کھولیں۔

اب سورۃ طٰہٰ کی نمبر 91 تا 92 آیات ہیں۔ ہارون ان سے پہلے سے کہہ چکا تھا کہ اے میری قوم تم اس کے ذریعہ سے آزمائے گئے ہو یعنی سامری نے جو سازش کی تھی ان کو بہکانے کی حضرت ہارون ان سے کہہ چکے تھے کہ تم آزمائے گئے ہو یقیناً تمہارا رب رحمان ہے یعنی بہت رحم کرنے والا ہے۔ اگر تم اب بھی توبہ کرو تو وہ توبہ کو قبول کرلے گا۔ پس تم میری پیروی کرو اور میری بات مانو اور سامری کی باتوں کی طرف توجہ نہ دو۔ انہوں نے کہا ہم اس کے سامنے ضرور بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ موسیٰ ہماری طرف لوٹ آئے۔

اس کے سامنے سے کیا مراد ہے۔ مراد ہے کہ جو بت سامری نے گھڑا تھا ان کو بہکانے کے لئے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس کے سامنے جب تک موسیٰ نہ آئے بیٹھے رہیں گے۔ حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے ایک غیر معمولی رعب عطا فرمایا تھا جو ہارون کو نہیں تھا۔ اس لئے حضرت موسیٰ کا رعب ان پر تھا اور حضرت موسیٰ کے رعب کی وجہ سے ہی پھر آخر وہ فتنہ رد کیا گیا۔

حضرت علامہ فخر الدین رازی لکھتے ہیں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فضل میرے بندوں میں سے رحم کرنے والوں میں تلاش کرو۔ تم ان کے پہلو بہ پہلو زندگی بسر کرو کیونکہ میں نے ان میں اپنی رحمت ودیعت کر دی ہے اور میری رحمت کو سخت دل لوگوں میں تلاش نہ کرو کیونکہ ان میں میرا غضب ہے۔

پھر عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابوبکر و عمر آپؐ کے ساتھ ہیں۔ اسی اثنا میں ایک چھوٹا بچہ آیا اور رونے لگا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا اس بچے کو اپنے سینے سے لگا کر پیار کرو یہ راہ بھول گیا ہے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے اس بچے کو پکڑ لیا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں کے لئے تو ایسی محبت تھی کہ اگر نماز میں بھی آپ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تھے تو نماز چھوٹی کر دیا کرتے تھے تاکہ بچے کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو اور پیار کرنے والوں کو تکلیف نہ پہنچے۔ بہرحال اس روایت میں ہے کہ حضرت عمر سے آپ نے فرمایا کہ تم اس کو اٹھالو۔ آپ نے اس کو اٹھالیا۔ اتنے میں ایک عورت آئی جو بار بار مڑ مڑ کر کچھ تلاش کر رہی تھی۔ اپنے بچہ کے گم ہونے کی پریشانی کی وجہ سے اس کا سر ننگا ہو گیا تھا۔ اس عورت کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو بلاؤ۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے آواز دی۔ چنانچہ وہ آئی اور اپنے بچہ کو پکڑا اور اسے اپنی گود میں لیا اور رونے لگی۔ پھر اس نے مڑ کر دیکھا تو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں کھڑے پایا اور اس پر وہ شرما گئی۔ یہ منظر دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دیکھتے ہو یہ والدہ اپنے بچہ پر رحم کرنے والی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ رحمت کے لحاظ سے اتنی شفقت اور رحمت کافی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اس ماں کو اپنے بچے سے جتنی محبت ہے اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ اپنے بندوں پر محبت و شفقت کرنے والا ہے۔

اس ضمن میں ایک اور روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک ایسے ہی موقع پر فرمایا کہ کیا تم یقین کر سکتے ہو کہ یہ ماں اس بچے کو آگ میں ڈال دے گی تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہرگز نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ بھی اسی طرح اس سے بہت بڑھ کر اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے یعنی جو اس کے بندے بنیں ان پر اس کا سلوک ایسا ہے کہ ناممکن ہے کہ ان پر آگ نازل ہو، آگ ان پر حرام کر دی گئی ہے۔ پس جس طرح ماں اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈال سکتی اللہ تعالیٰ بھی اپنے بچوں یعنی اپنے ان بندوں کو جو اس سے پیار کرنے والے ہیں، ان کو ہرگز آگ کا عذاب نہیں دے گا۔

قرآن کی ایک اور آیت میں ہے کہ وہ اس آگ سے اتنے دور ہوں گے کہ جہنم کی حسیس کو بھی سن نہ سکیں گے۔ جہنم کی آواز کی جو سرسراہٹ ہے اس کو بھی وہ نہیں سن سکیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

''حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ ۔ چنانچہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ پیش آیا جیسے ہارونؑ کے ساتھ بچھو کا معاملہ تھا۔ ایسا ہی حضرت عثمانؓ کے قتل میں حضرت علیؓ کو شریک گردانا گیا مگر آپؓ کا دامن بالکل پاک تھا۔ ان آیات سے مجھے حضرت علیؓ کی بریت اور حضرت عثمانؓ کے قتل سے بالکل الگ ہونے کا یقین تھا۔''

(ضمیمہ اخبار بدر' قادیان۔ 19/ مئی 1910ء)

اب یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تحریر جو ہے یہ بہت غور طلب ہے۔ ان کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ تعلق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب حضرت علی کو اپنے پیچھے امیر بنا کر گئے تھے تو اس امارت کے دوران معلوم ہوتا ہے کہ بعض فتنہ گروں نے کچھ فتنے کی کوشش کی تھی۔ (۔) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم واپس تشریف لائے تو حضرت علی کو آپ نے مخاطب کر کے یہی بات کہی تھی کہ جس طرح ہارون پیچھے رہ گیا تھا اس کا قصور نہیں تھا کہ اس کے نتیجہ میں قوم نے ایک بدی کو پکڑ لیا بلکہ ہارون اس سے معصوم اور مبرا تھا اسی طرح تیرے زمانہ میں بھی میری عدم موجودگی میں اگر کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے تو تو اس میں قصوروار نہیں ہے۔

اب دوسری بات جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ اسی سے مجھے یہ بھی پتہ چل گیا کہ حضرت عثمانؓ کے قتل میں حضرت علیؓ کا کوئی دخل نہیں تھا۔ اس وقت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے۔ اس زمانہ میں بھی حضرت علی پر وہی الزام لگتا تھا کہ آپ نے اس قتل میں ان کی معاونت کی ہے۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں کہ مجھے اسی وجہ سے ان آیات کی روشنی میں یقین ہو گیا ہے حضرت علی کا اس واقعہ سے قطعاً دور کا کوئی بھی تعلق نہیں تھا صرف خارجیوں کا الزام تھا۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اس لئے فرماتے ہیں کہ ان آیات سے مجھے حضرت علی کی بریت اور حضرت عثمان کے قتل سے بالکل الگ ہونے کا یقین ہو گیا ہے۔

آخری آیت جو ہے وہ ہے (وما ارسلنٰك الا رحمة للعٰلمين) اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔ (سورۃ الانبیاء :108) ۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اے نبی ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کا رحمۃ للعالمین ہونا صفت رحمانیت کے لحاظ سے ہی درست ہو سکتا ہے کیونکہ رحیمیت تو صرف مومنوں کی دنیا کے ساتھ ہی مخصوص ہے''۔

(اعجاز المسیح صفحہ 114 حاشیہ)

اس سے مراد یہ ہے کہ اگر اس کا صفت رحمانیت سے تعلق نہ ہوتا تو سارے جہان کے ساتھ کس طرح آنحضرتؐ کا رحمت کا سلوک ہوتا۔ اس میں تو نیک و بد، مشرک، کفار، یہود، عیسائی سب شامل ہیں۔ تو یہ رحمانیت کی وجہ سے تھا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت اور پیار کے سلوک کو آپؐ کی دعاؤں کی وجہ سے پا رہے تھے اگرچہ محسوس نہیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو ان لوگوں کو بھی دعائیں دی ہیں جنہوں نے سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم کئے ہیں۔ سب سے زیادہ گندی گالیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئیں یعنی عیسائی پادریوں نے اور اس کے متعلق بھی قرآن میں فرماتا ہے کہ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا تو ان کے آثار کے پیچھے اپنے نفس کو ہلاک کر لے گا ان کے لئے دعائیں کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس ظلم اور زیادتی سے بچائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''اور تجھ کو ہم نے اس لئے بھیجا ہے کہ تمام عالم پر نظر رحمت کریں اور نجات کا راستہ ان پر کھول دیں''۔ (براھین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 543) پھر آپ فرماتے ہیں ''تمام دنیا کے لئے تجھے ہم نے رحمت کر کے بھیجا ہے اور تو رحمت مجسم ہے''۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد اول نمبر 5 صفحہ 192)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں'' (۔) یہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتا ہے کہ جب آپ ہر قسم کے خُلق سے ہدایت کو پیش کرتے''۔ یعنی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بھی اپنے رحمۃ للعالمین ہونے کے تابع نہ ہوتے تو آپ کو رحمۃ للعالمین قرار دیا ہی نہیں جا سکتا تھا۔

''جب آپؐ ہر قسم کے خُلق سے ہدایت کو پیش کرتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپؐ نے اخلاق، صبر، نرمی اور نیز مار ہر ایک طرح سے اصلاح کے کام کو پورا کیا اور لوگوں کو خدا کی طرف توجہ

دلائی - مال دینے میں، نرمی برتنے میں، عقلی دلائل اور معجزات کے پیش کرنے میں آپ نے کوئی فرق نہیں رکھا - اصلاح کا ایک طریق مار بھی ہوتا ہے کہ جیسے ماں ایک وقت بچہ کو مار سے ڈراتی ہے'' - تو بظاہر ماں سے تو توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنے بچے سے دشمنی کرے - وہ اپنے بچے کے لئے مسلسل مجسم رحمت ہوتی ہے پھر بھی بچے کی اصلاح کی خاطر اس کو مارتی بھی ہے اور اسے ڈراتی بھی ہے - تو پتہ لگا کہ ''مار بھی ایک خداتعالیٰ کی رحمت ہے کہ جو آدمی اور کسی طریق سے نہیں سمجھتے خدا ان کو اس طریق سے سمجھاتا ہے کہ وہ نجات پاویں - خداتعالیٰ نے چار صفات جو مقرر کی ہیں جو کہ سورۃ فاتحہ کے شروع میں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چاروں سے کام لے کر تبلیغ کی ہے - مثلاً پہلے رب العالمین یعنی عام ربوبیت ہے - تو آیت اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے پھر ایک جلوہ رحمانیت کا بھی ہے کہ آپؐ کے فیضان کا بدل نہیں ہے - ایسی ہی دوسری صفات'' -

(البدر جلد 2 نمبر 29 بتاریخ 7/ اگست 1903ء صفحہ 20) ان چیزوں کے متعلق چونکہ حضرت مسیح موعود دوسری جگہ مزید روشنی ڈال چکے ہیں اور میں بیان کر چکا ہوں ان کی تکرار کی ضرورت نہیں -

اب حضرت مسیح موعود کے دو اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور پھر یہ مضمون ختم ہوگا - حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ جب مکہ والوں نے آپؐ کو نکالا اور تیرہ برس تک ہر قسم کی تکلیفیں آپؐ کو پہنچاتے رہے، آپؐ کے صحابہ کو سخت تکلیفیں دیں جن کے تصور سے بھی دل کانپ جاتا ہے - اس وقت جیسے صبر اور برداشت سے آپ نے کام لیا وہ ظاہر بات ہے لیکن جب خداتعالیٰ کے حکم سے آپؐ نے ہجرت کی اور پھر فتح مکہ کا موقع ملا تو اس وقت ان تمام تکالیف اور مصائب اور سختیوں کا خیال کر کے جو مکہ والوں نے تیرہ سال تک آپ پر اور آپؐ کی جماعت پر کی تھیں آپؐ کو حق پہنچتا تھا کہ قتل عام کر کے مکہ والوں کو تباہ کر دیتے اور اس قتل میں کوئی مخالف بھی آپ پر اعتراض نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ان تکالیف کے لئے وہ واجب القتل ہو چکے تھے - اس لئے اگر آپؐ میں قوت غضبی ہوتی تو بڑا عجیب موقع انتقام کا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو چکے تھے مگر آپ نے کیا کیا؟ - آپ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور کہا ''لا تثریب علیکم الیوم'' کہ آج کے دن تم پر کوئی پکڑ نہیں ہے - یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے - مکہ کی مصائب اور تکالیف کے نظارہ کو دیکھو کہ قوت و طاقت کے ہوتے ہوئے کس طرح پر اپنے جان ستاں دشمنوں کو معاف کیا جاتا ہے - یہ ہے نمونہ آپؐ کے اخلاق فاضلہ کا جس کی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی - .... مکہ والے بھی اپنی شرارتوں اور مجرمانہ حرکات کے باعث اس قابل تھے کہ ان کو سخت سزائیں دی جاتیں اور ان کے وجود سے اس ارض مقدس اور اس کے گرد و نواح کو صاف کر دیا جاتا مگر یہ (رحمة للعالمین) اور (انك لعلیٰ خلق عظیم) کا مصداق اپنے واجب القتل دشمنوں کو بھی پوری قوت اور مقدرت کے ہوتے ہوئے کہتا ہے (لا تثریب علیکم الیوم) کہ آج کے دن تم پر کوئی پکڑ نہیں -

(الحکم جلد 6 نمبر 13 مورخہ 10/ اپریل 1902ء صفحہ 4)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''یاد رہے کہ جیسا کہ خداتعالیٰ کے دو ہاتھ جلالی و جمالی ہیں'' - یہاں ہاتھ سے مراد ظاہری ہاتھ نہیں بلکہ دو تجلیات ہیں، دو شانیں ہیں، ایک جلال کی اور ایک جمال کی - ''اسی نمونہ پر چونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جل شانہ کے مظہر اتم ہیں لہٰذا خداتعالیٰ نے آپ کو بھی وہ دونوں ہاتھ رحمت اور شوکت کے عطا فرمائے - جمالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے کہ قرآن شریف میں ہے (-) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا تیری

رحمت ایسی ہے کہ سارے جہانوں پر حاوی ہے - یہ آپ کے جمال کی مظہر آیت ہے -

''اور جلالی ہاتھ کی طرف۔ اس آیت میں اشارہ ہے (-) کہ تم نے کنکریوں کی مٹھی کفار کی طرف پھینکی، تو تو نہیں تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ تھا - یعنی تیری مٹھی جس غضب کو لے کر ان پر پڑی، وہ خدا ہی کا غضب تھا جو اس وقت ان پر نازل ہو رہا تھا -'' یہ دونوں صفتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اپنے وقتوں میں ظہور پذیر ہوئیں - اس لئے خداتعالیٰ نے صفت جلالی کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا (-)

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 21 حاشیہ - اربعین نمبر 2 صفحہ 32 حاشیہ)

اب صفت جلالی کو صحابہؓ کے ذریعہ کیسے رونما کیا - صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سخت جنگیں لڑی ہیں اور بڑے جلال کے ساتھ ان پر قبضہ کیا ہے اور اسی جلال کے ساتھ آپ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاران کی چوٹیوں پر جلوہ گر ہوئے - تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جلال ہی تھا جس کی طرف صحابہ کی زندگی میں اشارہ ملتا ہے - (-)

پس حضرت مسیح موعود کی اس تشریح سے احمدیوں پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خداتعالیٰ کی صفت جمال کا مظہر ہوں - اب (-) ہم پر جتنا مرضی ظلم کریں یہ ناممکن ہے کہ احمدی جب غلبہ میں آئیں گے، اور یقیناً آئیں گے، تو وہ (-) ظلم کریں اور ظلم سے بدلہ لیں - ان کی ایک ہی آواز ہوگی (-) کہ اب ہمارے پاس سوائے اس کے کچھ کہنے کو نہیں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے فرمایا تھا کہ آج کے دن تم پر کوئی پکڑ نہیں - اب یہ جو شان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ انشاء اللہ ہمارے دیکھتے میں یا شاید ہمارے بعد پوری ہوگی اور ضرور پوری ہوگی اور اللہ تعالیٰ (-) احمدیوں کو یقیناً غلبہ عطا فرمائے گا - اس میں ایک ذرہ بھی شک کی گنجائش نہیں - اور یقیناً احمدی پھر رحمت کا سلوک کریں گے اور (لا تثریب علیکم الیوم) کہیں گے -

اس ضمن میں مجھے اپنی ایک بچپن کی رویا بھی یاد آتی ہے - جس میں میری ایک بحث ہو رہی ہے غیر احمدی مولویوں سے اور اس بحث کے دوران وہ مجھے کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم آپ کو مان بھی جائیں، سچا بھی مان لیں مگر مشکل یہ ہے کہ ہم آپ لوگوں پر اتنے ظلم کر چکے ہیں کہ جب ہم آپ کے قابو میں آئیں گے تو آپ ہم پر ان سب ظلموں کا بدلہ اتاریں گے - میں ان کو کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں - تم بے خوف ہو کر ہمارے ساتھ چلنا ہم آپ کے ظلموں کا آپ پر ظلم کے ذریعہ نہیں بلکہ رحم کے ذریعہ بدلہ اتاریں گے اور یہی ہمارا مقدر ہے یہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے - تو اس سے مجھے یہ حوصلہ پیدا ہوتا ہے اور یہ امکان نظر آتا ہے کہ شاید یہ میرے زمانہ میں ہی ایسا ہو - اللہ کرے کہ ایسا ہو -

(الفضل انٹرنیشنل 17/ اگست 2001ء)

کینیا میں گونجا (Ugunja) کے مقام پر
بیت الذکر کی تعمیر

رپورٹ وسیم احمد صاحب چیمہ

یہ ٹاؤن کسوموں سے یوگنڈا بارڈر پر جانے والی سڑک پر واقع ہے - حال ہی میں خداتعالیٰ نے جماعت کو یہاں بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے - اس علاقہ میں خدا کے فضل سے جماعت ہزاروں کی تعداد میں موجود ہے - اس بیت کی تعمیر میں عورتوں نے خاص طور پر حصہ لیا ہے اور بڑے جذبے کے ساتھ اور محنت کے ساتھ یہ بیت تعمیر کروائی ہے -

یہ بیت ستمبر 2000ء میں مکمل ہوئی - مستری بھی احمدی تھے اور مزدور بھی احمدی تھے اور ساتھ ساتھ احباب جماعت نے خوب وقار عمل کے ذریعہ مدد کی - اس طرح بہت سا خرچ بچ جاتا ہے اور احباب جماعت کو ثواب کمانے کا موقع بھی مل جاتا ہے -

غیر از جماعت نے بھی اس بیت کی تعمیر میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا - اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے - اور سب احمدیوں کو استقامت عطا فرمائے - آمین -

(الفضل انٹرنیشنل 8 جون 2001ء)

اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہار دیں کہ میں ہوں اشکبار
خاکساری کو ہماری دیکھ اے دانائے راز
کام تیرا کام ہے ہم ہو گئے اب بے قرار
اک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف
نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ اور بچار

(درثمین)

اطلاعات واعلانات

ولادت

مکرم سعید احمد سہیل صاحب دارالرحمت غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ مورخہ 9-9-2001 بروز اتوار عزیزم ڈاکٹر عمران بشیر صاحب ابن مکرم برادرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف پیپلز کالونی فیصل آباد کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام ''حارث بشیر'' رکھا گیا ہے۔ نومولود خاکسار کا پہلا نواسہ ہے اور برادرم مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی درازی عمر اور نیک بخت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم حمید الحامد صاحب ایم اے 80 سی ڈی اے ماڈل ٹاؤن اسلام آباد لکھتے ہیں۔ محترمہ امتہ الرحیم صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ پیر عبدالرحیم شاہ صاحب آف میلسی (ملتان) جو محترم مرزا نذیر حسین صاحب چغتائی کی بیٹی اور محترم حکیم مرزا محمد حسین صاحب (مرہم عیسیٰ) لاہور کی پوتی تھیں بقضائے الٰہی 7 ستمبر 2001ء بروز جمعتہ المبارک وفات پا گئیں۔ 8 ستمبر کو ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں بعد نماز ظہر ان کی نماز جنازہ بیت المبارک میں محترم مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے پڑھائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی بعد تدفین مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے دعا کرائی۔ پسماندگان میں مرحومہ کے چار بیٹے عزیزان ڈاکٹر محمد تقی الدین، ڈاکٹر طاہر احمد منیر، شاہد احمد اکرم مقیم امریکہ اور عابد احمد اقبال ایم ایس سی شامل ہیں اور بیٹیوں میں تقیہ متین صاحبہ اہلیہ خاکسار حمید الحامد، طاہرہ جبین اہلیہ سید سلامت علی شاہ صاحب، شاہدہ بیگم اہلیہ مسرور محمود احمد صاحب، عابدہ بیگم اہلیہ شیخ محمد منور صاحب آف دنیاپور اور زاہدہ بیگم اہلیہ پیر فضل الرحمٰن صاحب آف فیصل آباد ہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم نور حسین عامر صاحب ابن مکرم خادم حسین صاحب دارالعلوم وسطی کے سر میں رسولی کی وجہ سے تکلیف ہے۔ اس سے نظر بھی کمزور ہوگئی ہے۔ 94ء میں اپریشن ہوا تھا اب دوبارہ تکلیف عود کر آئی ہے۔ احباب سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

بازیافتہ طلائی بالی

ایک عدد طلائی بالی کسی دوست نے دفتر ھذا میں جمع کروائی ہے۔ جس کسی کی ہو دفتر سے رابطہ کرلے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد منیر احمد شمس صاحب مربی سلسلہ ضلع منڈی بہاؤالدین لکھتے ہیں کہ میرے بہنوئی مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب آف گوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر تین دن شدید بیمار رہنے کے بعد یکم ستمبر 2001ء بوقت پانچ بجے شام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کوٹلی شہر بعمر 46 سال انتقال کر گئے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے عزیزم الطاف حسین صاحب آزاد کشمیر یونیورسٹی مظفر آباد میں ایم۔ ایس۔ سی کر رہے ہیں ایک بیٹی شادی شدہ ہے۔ باقی سب بچے زیر تعلیم ہیں۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرمہ امتہ الرؤف صاحبہ بنت مکرم رانا عبدالغفور خان صاحب صدر محلہ باب الابواب ربوہ کا نکاح مکرم شمیم احمد پرویز صاحب ولد مکرم رانا محمد سلیم خاں صاحب اسلام آباد کے ہمراہ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر 16 ستمبر 2001ء کو محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بعد نماز عصر بیت الھدایت باب الابواب ربوہ میں پڑھا۔ عزیزہ امتہ الرؤف کے دادا مکرم رانا غلام قادر خان صاحب اور پڑدادا مکرم حضرت نواب خان صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات بنائے۔

نمایاں کامیابی

مکرم راجہ منظور احمد صاحب دارالنصر غربی (ب) حلقہ منعم لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے عزیزم راجہ ذیشان احمد نے Preston University کراچی سے BCS میں 80% نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو مزید کامیابیوں سے نوازتے ہوئے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

ھیلے کالج آف کامرس یونیورسٹی آف پنجاب نے M.Com میں داخلے کے لئے اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 29 ستمبر 2001ء ہے مزید معلومات کے لئے: ان 20 ستمبر 2001ء

(نظارت تعلیم)

خبریں

ربوہ: 24 ستمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 19 زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

☆ منگل 25- ستمبر- غروب آفتاب: 6-04

☆ بدھ 26- ستمبر - طلوع فجر : 4-35

☆ بدھ 26- ستمبر- طلوع آفتاب: 5-56

امریکہ نے پابندیاں اٹھالیں امریکہ نے مئی 1998ء کے ایٹمی دھماکوں کے بعد پاکستان اور بھارت پر عائد پابندیاں اٹھانے کا اعلان کر دیا۔ صدر بش نے اس سلسلے میں ایک یادداشت پر دستخط کئے۔ اور کانگرس نے یہ پابندیاں اٹھانے کی منظوری دی ہے۔

افغانستان سے اسامہ لاپتہ امریکہ کو مطلوب اسامہ بن لادن غائب ہو گئے ہیں یہ بات طالبان کے ترجمان نے رائٹرز کو بتائی۔ انہوں نے کہا طالبان کے امیر نے افغان علماء کی شوریٰ کے اس فیصلے کو منظور کر لیا تھا اس سوال پر کہ آیا اسامہ افغانستان میں ہیں' انہوں نے کہا میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

امریکی فوجوں نے پوزیشنیں سنبھالنا شروع کردیں۔ امریکی فوجیں ایسے مقامات کی طرف بڑھ رہی ہیں جہاں سے وہ افغانستان پر کاری ضرب لگا سکیں جہاں اسامہ نے پناہ لے رکھی ہے اس کے علاوہ جنگی طیارے اور فوجیں مسلسل خلیج فارس کی جانب بھیجی جارہی ہیں۔ ایلیٹ سپیشل آپریشنز فورس بھی ایکشن کے لئے تیار ہیں۔ تیسرا بحری بیڑا بھی امریکہ سے روانہ ہوگیا ہے۔

افغانستان میں امریکی مقابلہ اور 40 ہزار نوجوان افغانستان کی حکومت کے پاس اگرچہ امریکہ کے خوفناک جدید ترین ہتھیاروں اور جنگی مشینری کے مقابلے میں جنگی ساز و سامان نہ ہونے کے برابر ہے لیکن ان کے پاس جذبہ اور عزم و ہمت والے نوجوان ہیں جس سے امریکی حکومت کا دامن خالی ہے۔ اے ایف پی کے مطابق چالیس ہزار نوجوانوں نے اس جنگ کے لئے موت پر عہد باندھا ہے۔

سیف گیمز اور قراقرم ریلی ملتوی کرنے کا اعلان ملک کی نازک صورتحال کے باعث نویں سیف گیمز ملتوی کر دی گئی ہیں۔ اس بات کا اعلان وفاقی وزیر کھیل کرنل (ر) ایس کے ٹریسلر نے اسلام آباد میں کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہنگامی حالات کے پیش نظر متعدد ممالک کے وفود اور آفیشلز نے آنے سے انکار کر دیا تھا۔ کھیلیں کراتے تو انہیں بین الاقوامی سٹیٹس نہ ملتا۔ مزید کہا کہ فروری یا مارچ میں کھیلیں کرائیں گے' شائقین مقررہ بینک برانچوں میں ٹکٹ واپس کرا سکتے ہیں اور انعامی سکیمیں جاری رہیں گی۔

پاکستان 30 ارب ڈالر قرضے کی معافی کا مطالبہ کرے ۔ نامور ماہرین اقتصادیات نے امریکہ کی جانب سے پاکستان پر ایٹمی دھماکوں کے لگائی جانے والی پابندیاں ختم کرنے کے فیصلہ کو ملک کی اکانومی کے لئے خوش آئندہ قرار دیا اور کہا کہ اس سے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ فوری طور پر عالمی سطح پر بہتر ہو جائے گی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستان کو کم از کم 30 ارب ڈالر کے قرضوں کی ریلیف اور 5 ارب ڈالر کی نئی سرمایہ کاری کا پیکیج طلب کرنا چاہئے۔

پابندیوں کے خاتمے سے معیشت پر مثبت اثر پڑے گا۔ وفاقی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ امریکہ کی طرف سے پاکستان پر عائد اقتصادی پابندیوں کے خاتمہ سے ملکی معیشت اور ملکی حالات پر صحت مند اثر پڑے گا۔ اور اس میں امریکہ سمیت تمام غیر ملکی سرمایہ کاری میں بھی اضافہ ہوگا۔

پاکستان حمایت سے پھر سکتا تھا۔ امریکہ کی جانب سے پاکستان پر سے پابندیاں ہٹانے جائے پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ امریکہ میں ہر کوئی صدر جارج بش کے اس اقدام کی توقع کر رہا تھا کیونکہ دوسری صورت میں دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ میں پاکستان کی حمایت غیر یقینی ہو جاتی اور پاکستان اپنی حمایت سے پھر سکتا تھا۔

روسی صدر کے قانونی مشیروں سے صلاح مشورے۔ روسی صدر ولادی میر پوٹن نے دہشت گردی کے خلاف بین الاقوامی لڑائی پر غور وفکر کے لئے اپنے دفاعی سفارتی اور قانونی مشیروں کے ساتھ ملاقات کی۔ وائس آف امریکہ کے مطابق اس ملاقات میں وقفے کے دوران روسی صدر نے امریکی صدر سے فون پر بات کی اور دہشت گردی کے خلاف بین الاقوامی برادری کو متحد کرنے کے لئے امریکی کوشش کی روسی تائید کو

بچوں اور بڑوں کی یاداشت کو تیز کرنے کی مؤثر دوا

دماغی ٹانک GHP-326/GH

20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت=/25

عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

جدید اور فینسی۔ مدراسی۔ اٹالین۔ سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔

الفضل جیولرز
بازار صرافہ سیالکوٹ
پروپرائٹر: عبدالستار

فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
پروپرائٹر: سفیر احمد

فون دوکان 592316 فون رہائش 586297-551179

دوہرایا-

نیویارک کی رونقیں لوٹ آئیں- ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے نے گزشتہ ایک ہفتے سے نیویارک شہر کو خوفزدہ کردیا تھا اور اس کی روشنیاں اور رنگ ماند پڑ گئے تھے- وائس آف امریکہ کے مطابق نیویارک کی رونقیں لوٹ آئی ہیں کاروبار معمول پر آتے جارہے ہیں- سب سے زیادہ کاروبار سڑکوں پر دکھائی دے رہا ہے جہاں امریکی پرچم اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی یادگار شرٹیں وغیرہ فروخت ہو رہی ہیں-

27 ستمبر، یوم یکجہتی پاکستان- حکومت پاکستان کے اعلان کے مطابق مورخہ 27 ستمبر بروز جمعرات ملک بھر میں یوم یکجہتی منایا جائے گا- جس کے تحت ساری قوم اس عزم کا اظہار کرے گی کہ پاکستان ملت واحدہ ہے اور اس کے دفاع اور ترقی کے لئے سب کو متحد ہو کر شانہ بشانہ خدمات سرانجام دینی ہیں- اس دن پورے ملک میں پرامن ریلیاں نکالی جائیں گی اور جلسے اور سیمینار منعقد ہوں گے- قومی اخبارات اس موقع پر خصوصی ایڈیشنز شائع کریں گے-

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

الطاف مارکیٹ - بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

چوہدری کمال
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9- ہنزہ بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور- فون: 5418406

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
باجوہ اسٹیٹ ایڈوائزر
بٹ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
فون 042-5151130 پروپرائٹر: ظہیر احمد باجوہ

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز
سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار
فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آئٹمز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ درچنا ٹاؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا - میاں عباس علی - میاں ریاض احمد - میاں غوریا اسلم

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان و تائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

MAGNA GROUP

M/S Magna Tech (PVT.)Ltd.
Manufacturer of Textile Rotary Printing Screens
Length:1280 to 3050 mm
Repeat: 517 to 914 mm
Mesh: 60,70,80,100,125,155

M/S.Magna Textile Industries (PVT.) Ltd.
Manufacturer & exporters of home textile products, bed sheets, bed covers, woven, bed sets, printed and dyed woven fabrics.
Factory is equipped with latest machinery of Dyeing, Bleaching, Printing & Finishing

M/S. Magna International
Importers/Exporters, Representative
Manufacturers: Pigment Binder & Pigment Colours
Stockist: Thickener Powder, Thickener Paste, Printing Blankets, Conveyors for Rotary Printing Machines and other Textile Accessories, Nickle Sugar screen.

M/S.Saeed Ullah Cloth Merchants.
Importer/ Exporter & General Order Supplier.
Address: P-15 Rail Bazar Faisalabad, Pakistan
Tel: 0092-41-617616, 637616
Fax: 0092-41-615642
URL: http://www.magnatextile.com
Email: magna@fsd.comsats.net.pk

Representatives:-
M/S.Muller S.A.France (Conveyors/Felt blanket)
M/S. System, U.S.A (water Treatment System)
M/S.Conradi.Germany (Nickle Sugar Screens)

نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلویشن دستیاب ہیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 642628-34101 چوک کچہری بازار فیصل آباد

PROTECH UPS لگوائیں لوڈ شیڈنگ سے نجات پائیں - اپنا کمپیوٹر - ٹی وی - ویڈیو گیم - ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں-
32 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎ 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

ربوہ آئی کلینک

سفید موتیا کا جدید ترین طریقہ علاج الٹرا ساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں-

الٹرا ساؤنڈیا (PHAKO) کی مدد سے سفید موتیا کا اپریشن بغیر کسی بڑے چیرے اور بغیر ٹانکوں کے ہو جاتا ہے اور مریض ایک یا دو دن میں اپنے روٹین کے کام پھر سے شروع کر سکتا ہے اور فوری سفر کر سکتا ہے-

جدید ترین فولڈنگ امپلانٹ (FOLDING IMPLANT) کی سہولت میسر ہے

یکم اکتوبر بروز سوموار سے کلینک شروع ہو رہا ہے

کنسلٹنٹ آئی سرجن

ڈاکٹر خالد تسلیم
ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) یو کے

دار الصدر غربی ربوہ فون 04524-211707

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61